



بشنواز

(1935)

بشرنواز کا اصل نام بشارت نواز خاں ہے۔ وہ اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ وہ انھوں نے تعلیم حاصل کی۔ بشرنواز کا تعلق 1960 کے بعد اُبھرنے والے شاعروں کی نسل سے ہے۔ اس نسل کے شعراء جدیدیت سے متاثر تھے۔ اس کے باوجود انھوں نے کلاسیکی شاعری سے دلچسپی برقرار رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ زبان پر ان کی گرفت مضبوط ہے اور ان کی شاعری میں نئے پن کے ساتھ ساتھ کلاسیکی رنگ بھی ملتا ہے۔ بنیادی طور پر وہ غزل کے شاعر ہیں لیکن نظم گوشاعر کی حیثیت سے بھی معروف ہیں۔
”رایگان“ اور ”اجنبی سمندر“ ان کے شعری مجموعے ہیں۔

قدم بڑھاؤ دوستو!

قدم بڑھاؤ دوستو، قدم بڑھاؤ دوستو
چلو کہ ہم کو منزلیں بُلارہی ہیں دور سے
چلو کہ سارے راستے دُھلے ہوئے ہیں نور سے
چمن کھلا کھلا سا ہے
اُفق دھلا دھلا سا ہے
دیے جلاو راہ میں وطن کا نو سنگھار ہے
نئی نئی بہار ہے
قدم بڑھاؤ دوستو، قدم بڑھاؤ دوستو
سفر کی ابتدا ہے یہ، ابھی رکونہ راہ میں
پہاڑ ہو کہ غار ہو، نہ لاو تم نگاہ میں



روش پرانی چھوڑ کے
قدم قدم سے جوڑ کے
چلے چلو کہ وقت کو تمھارا انتظار ہے
نئی نئی بہار ہے
قدم بڑھا دوستو، قدم بڑھا دوستو
کہو، وطن کی خاک ہی کو گلستان بنائیں گے
روش روشن کو اس چون کی کھکھلاں بنائیں گے
کلی کلی نکھار کے
جلاؤ دیپ پیار کے
ہمیں خود اپنے گلستان پہ آج اختیار ہے
نئی نئی بہار ہے
قدم بڑھا دوستو، قدم بڑھا دوستو

(بُشِر نواز)

مشق

● معنی یاد کیجیے:

افق :	جہاں زمین و آسمان ملتے ہوئے نظر آتے ہیں
کھکھلاں :	ستاروں کا گھر مٹ

روش : باغ میں بنا ہوا راستہ، پگڈنڈی، طریقہ
گستاخ : باغ

غور کیجئے:

☆ اس نظم میں لفظ روش، کا استعمال ایک سے زیادہ مرتبہ ہوا ہے۔ جیسے I 'روش پرانی چھوٹ کے' II 'روش روشن کو اس چن کی کہشاں بنا کیں گے، پہلے مصرع میں روش کے معنی ہیں طریقہ اور دوسرے مصرع میں اسے پگڈنڈی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

- 1 - 'قدم بڑھا دوستو' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
- 2 - پیاڑ اور غار کونگاہ میں نہ لانے کا مطلب کیا ہے؟
- 3 - اس نظم کے ذریعے شاعر نے کیا پیغام دیا ہے؟

عملی کام:

☆ جس لفظ سے کسی کام کا ہونا یا کرنا ظاہر ہو، اسے فعل کہتے ہیں جیسے: چلنا، پڑھنا وغیرہ۔ اس نظم میں شامل افعال کی ایک فہرست بنائیے۔
☆ اس نظم کو بلند آواز سے پڑھیے۔